# مذہب کیا نیچرل اسباب سے جہالت کی پیداوار ہے؟

رئیس العلماء آیۃ اللہ سید کاظم نقوی، سابق ڈین آف تھیالوجی ڈپارٹمنٹ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

بعض مادہ پرستوں کا خیال ہے کہ نیچرل اسباب سے ناواقفیت نے انسان کے دماغ میں خدا کا تصور پیدا کیا ہے۔ ایک وقت انسان کو پتہ نہیں تھا کہ زلزلہ، طوفان اور سیلاب کیوں کر آتا ہے، سورج اور چاند میں کس طرح گہن لگتا ہے؟ وہ بہت سی بیماریوں کے اسباب سے بے خبر تھا۔ دوسری طرف اس کی عقل کا اٹل فیصلہ تھا کہ کوئی چیز بغیر سبب کے وجود میں نہیں آتی ہے۔

اس کے نزدیک یہ ضروری تھا کہ دنیا کی ہر چیز کا کوئی نہ کوئی سبب قرار دے۔ چونکہ حقیقی اور واقعی علل و اسباب کا اسے علم نہیں تھا اس لئے اس نے سب کی علت خدا کے نام سے فرض کر لی۔ اسے تمام حوادث اور واقعات کا سرچشمہ سمجھ لیا۔ اب جب کہ بہت سی چیزوں کے نیچرل اسباب معلوم ہو گئے ہیں تو وجود خدا کے مفروضے کی کوئی جگہ باقی نہیں رہ گئی ہے۔ جس زمانے میں انسان علم و دانش کے معلومات سے دور تھا اس نے نیچرل اسباب و نتائج کے سلسلوں کا انکشاف نہیں کیا تھا، اس وقت جو کوئی ایسی پیچیدہ چیز اس کے سامنے آتی جس کے مادی اور نیچرل سبب سے وہ بے خبر ہوتا تو فوراً دوڑ کر اوہام کے دامن میں پناہ لیتا، عالم خیال میں اس کے لئے غیر مادی علتیں اور کئی کئی دیوتا تراش لیتا تھا۔ انسان دیکھتا کہ آسمان سے بارش کے صاف و شفاف قطرے گر رہے ہیں، کہیں کہیں برف روئی کے گالوں کی طرح برس رہی ہے، بجلی چمک چمک کر آنکھوں کو چکا چوند کر رہی اور رعد کی گرج دلوں کو دہلا رہی ہے، لیکن اسے پتہ نہیں تھا کہ پانی برسنے، اولے گرنے کا سبب یہ ہے کہ سورج سمندروں کی سطح پر جب تیزی سے چمکتا ہے تو ان سے بخارات بلند ہوتے، وہ انتہائی ٹھنڈی فضاؤں میں پہنچ کر جم جاتے، پھر اولے یا برف کی شکل میں گرتے اور برستے ہیں۔

اب وہ زمانہ ہے کہ موجودات عالم کے باہمی روابط منکشف ہو چکے ہیں۔ اب غیبی طاقتوں اور خیالی دیوتاؤں کو شرما کے پیچھے ہٹ جانا چاہئے۔ اپنی جگہ علمی اصول و قوانین کو دے دینا چاہیے۔

### ایسا کیوں ہے ویسا کیوں نہیں؟

اس مفروضے کے ایجاد کرنے والوں سے ایک اور صرف ایک مؤدبانہ سوال ہے۔ کیوں خدا کی طرف توجہ کا سبب زلزلہ، طوفان، آندھی، بارش، گرج، چمک اور وبائی امراض کے اسباب معلوم کرنے کی کوشش قرار دی جاتی ہے؟ یقیناً وجود انسانی کے گوشہ گوشہ میں، دن اور رات کی مسلسل آمد و رفت میں، سال کی مختلف اور متعدد فصلوں میں ایک خاص نظم وضبط پایا جاتا ہے۔ یہ واضح اور نمایاں نظم و ترتیب وجود خدا کے عقیدے کا سرچشمہ کیوں نہیں ہے؟

یقیناً یہ دوسری چیز مذہب کی پیداوار کا سبب بننے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ دور اول کا انسان جاہل تھا، لیکن وہ بیوقوف اور اندھا نہیں تھا۔ اس کے پاس آنکھیں بھی تھیں اور وہ کچھ نہ کچھ عقل و شعور بھی رکھتا تھا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ عالم کائنات کے چپے چپے میں مخصوص نظم وضبط ہے۔ کوئی چیز غیر منظم، غیر مرتب، درہم و برہم اور بے مقصد نہیں ہے۔ کس لیے اس نظام ہستی کے مشاہدے نے انسان کو خدا کی طرف متوجہ نہیں کیا؟ کیوں صرف بعض حوادث اور واقعات کے اسباب سے بے خبری اس کے دل اور دماغ میں عقیدۂ خدا اور تصور الٰہ کے پیدا ہونے کا باعث بن گئی؟

### اس کا سرچشمہ جہل نہیں، علم ہے

اہل مذہب کے نزدیک خدا کے عقیدے کو جہالت نے نہیں علم نے جنم دیا ہے۔قرون اولیٰ کا انسان کتنا ہی کم علم ہو، لیکن وہ اتنا ضرور جانتا اور سمجھتا تھا کہ وہ چیز جس کے وجود کا کوئی مقصد ہو، اس کے مطابق اس کی شکل وصورت اور ساخت ہو وہ ہرگز اندھے، بہرے، گونگے اور ناسمجھ اتفاقات کا نتیجہ نہیں ہوسکتی۔حقیقتاً اسی نکتے کے علم ویقین نے انسان کو مجبور کیا ہے کہ وہ اس بامقصد منظم، مرتب اور منضبط عالم کائنات کا ایک صاحب عقل وشعور خالق تسلیم کرلے۔

اس کے علاوہ مادہ پرست طبقے نے خدا کے مفہوم کی جو توضیح کی ہے وہ بالکل غلط ہے۔کسی سچے مذہب کا پیرو ایسے خدا کا معتقد نہیں ہے جس کا اعتقاد مادیین اس کی طرف منسوب کررہے ہیں۔ہرگز خدا پرستی کے یہ معنی نہیں ہیں کہ بعض حوادث اور واقعات کی زمام مادی اسباب کے ہاتھ میں دے دی جائے اور بعض ایسی چیزوں کی علت خدا کو قرار دے دیا جائے جن کے کسی نیچرل سبب کا پتہ نہیں چلا ہے۔

کھلی ہوئی بات ہے کہ جو طاقت پورے جہاں کی علت نہ ہو، صرف بعض چیزوں کی سبب ہو، سبب بھی مادی اور طبیعی اسباب کی طرح سے ہو، سچے اور عقلی مذہب کے نزدیک ہرگز خدا نہیں ہوسکتی۔حقیقتاً وہ خدا کے دوسرے مخلوقات کے مانند ایک مخلوق ہے۔حقیقی مذہب کے پیرو اس طاقت کو خدا سمجھتے ہیں جو پورے عالم ہستی کا سرچشمہ ہے۔تمام نیچرل اسباب ونتائج سے اس کا یکساں تعلق ہے۔اس عالم رنگ وبو کا مجموعہ اپنے تمام نیچرل روابط اور تعلقات سمیت خدا کے قبضے میں ہے۔اہل مذہب اس کے علۃ العلل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ایسا نہیں ہے کہ وہ اسے بعض چیزوں کی نیچرل علت قرار دیتے ہوں۔

خدا پرست طبقے کے نزدیک وجود میں آنے والی ہر مادی چیز کا مادی سبب ہے۔اس کی نظر میں یہ عالم مادیات علل ومعلولات کے مجموعہ کا نام ہے۔وہ ہرگز کسی ایسے موجود کو خدا نہیں مانتا ہے جو مادی اشیاء کی قطار میں ہو۔بے شک وہ اس عالم مادہ کے مجموعہ کے لئے، عجیب وغریب نظام کی پیدائش کے لئے ان طبیعی علل ومعلولات کی تنظیم ایک بالاتر غیر مادی علت کا قائل ہے۔جس نے اپنے غیر محدود علم وحکمت کی رو سے گویا طے شدہ منصوبے کے ماتحت، مرتب ومنظم پروگرام کے ساتھ اس حیرت انگیز نظام کو پیدا کیا ہے۔

اگر خدا پرستی اور مذہب کا نام مفروضہ قرار دیا جائے تو اسے ان الفاظ میں بیان کرنا چاہیئے کہ خدا پرستوں کا عقیدہ ہے کہ یہ عالم ہست وبود مادی اسباب ونتائج کا مجموعہ ہے۔یہ سب کے سب نیچر کا پرتو اور مادے کی مختلف شکلیں ہیں۔یہ تمام ایک صف میں کھڑے ہیں۔وہ باہم ایک دوسرے کے مانند ہیں، لیکن نیچر کے ان تمام جلوؤں سے بالاتر ایک علۃ العلل کا وجود ہے جس نے ان سب کو نعمت وجود دی ہے، یہ حیرت انگیز اور دلکش نظام پیدا کیا ہے۔وہ اپنے مرتبہ وجود کے لحاظ سے تمام موجودات سے مافوق ہے۔وہ ہرگز مادی علل ومعلول کی لائن میں نہیں ہے۔اس کی حقیقت سے جدا ہے۔

معلوم ہوا کہ علۃ العلل کا مسئلہ جو خدا پرست طبقے کا دعویٰ ہے ایک الگ بات ہے اور مادہ پرست جماعت جس بات کو ان کی طرف منسوب کرتی ہے وہ الگ چیز ہے۔مذہب اور خدا پرستی کے متعلق مادہ پرست لوگ جس بات کو ان کی منسوب کرتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ وہ خدا پرست طبقے کے عقائد سے واقف نہیں ہیں۔انہوں نے کچھ موہومات اور بے بنیاد خیالات کو جوڑ کر خدا پرستوں کی طرف منسوب کردیا ہے۔اس کے بعد دل کھول کر ان پر تنقید شروع کردی ہے۔ان کے اعتراضات سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں سرے سے خدا پرستوں کے عقیدہ کا علم نہیں ہے:۔

اس راز کے چہرے سے نقاب خود ان کی باتوں نے ہٹائی ہے، مثلاً ان لوگوں کا کہنا ہے۔

"کسی سائنس داں کی آزمائش گاہ میں خدا کا نام ونشان

نہیں ملتا، کوئی تجربہ اس قسم کے موجودات کو نہیں ثابت کرسکا ہے۔

'ہم کرۂ زمین کے گرد وپیش کی فضاؤں میں گھوم پھر کر اور چاند کے گرد طواف کرکے زمین کی طرف لوٹ آئے، لیکن ہمیں نہ خدا نظر آیا اور نہ فرشتے دکھائی دیئے'۔

اسی طرح مادیین مجرد غیر مادی روح کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

'کبھی کسی ڈاکٹر کو اپنے آپریشن کے چاقو کے نیچے روح نظر نہیں آئی ہے'۔

یہ باتیں واقعاً مضحکہ خیز ہیں۔ان سے پتہ چلتا ہے کہ مادہ پرست خدا کے ماننے والوں کا دعویٰ نہیں سمجھ سکے ہیں، کیونکہ جو چیز آزمائش گاہ میں مل جائے وہ ان کے نزدیک خدا نہیں ہوسکتی۔ آزمائش گاہ کا سروکار مادی موجودات سے ہے۔اسے صرف ان کے متعلق مثبت یا منفی فیصلہ کرنے کا حق ہے؟ لیکن جو چیز مرتبہ کے لحاظ سے عالم مادہ کے مافوق ہو، تجربہ گاہ، تجربہ کرنے والا، تجربہ میں آنے والا جس کے وجود کے اثرات ہوں وہ ہرگز خود تجربہ میں آنے کے قابل نہیں ہے۔

یونہی روح مجرد کا نظریہ اعلان کررہا ہے کہ روح کی نوعیت ان چیزوں سے مختلف ہے جو آپریشن کے چاقو کے نیچے آتی ہیں۔ یہ آپریشن کرنے والے آلات اور اوزار اس کی صلاحیت نہیں رکھتے کہ روح کے ہونے یا نہ ہونے کے متعلق کوئی فیصلہ کرسکیں۔

### انہیں ماننے کے بعد بھی وجود خدا کے قائل

خدا پرست طبقے کے نزدیک قانون علت ومعلول اور اصول اسباب ونتائج محترم ہیں، اس حقیقت کا اقرار ہے کہ ہماری دنیا میں جو چیزیں صفحۂ وجود پر آئی ہیں وہ مختلف قسم کی علتوں کا نتیجہ ہیں۔ یہ اسباب اسی عالم مادہ کے دل میں پائے جاتے ہیں۔خدا پرست طبقہ یہ اعتراف کرتا ہے کہ میعادی بخار اس کے مخصوص جراثیم خون میں پہنچنے کی وجہ سے آتا ہے، اس کا کسی جن، پری اور فرشتے، بلکہ خدا سے براہ راست تعلق نہیں ہے، لیکن اس کے باوجود وہ خدا کو اس سلسلے میں بے دخل نہیں سمجھتا ہے۔

خدا پرست یہ جانتے ہیں کہ پانی برسنے، برف گرنے کا سبب یہ ہے کہ دریاؤں اور سمندروں سے بخارات بلند ہوکر فضاؤں میں بادلوں کی شکل میں چھاجاتے ہیں۔ پھر مخصوص فضائی اسباب کے ماتحت وہ بارش کے قطروں اور برف کے گالوں کی صورت میں زمین کی طرف پلٹتے ہیں۔ یہ تسلیم کرنے کے بعد بھی خدا پرست طبقہ قرآن کی اس آیت کو بڑھتا اور اس کے صحیح ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے۔وَمِآ أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَأَحْيَىٰ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔

(سورۂ بقرہ آیت ۱۶۴/)

''یقیناً ان بارشوں میں خدا کے وجود کی نشانیاں ہیں جنہیں خدا نے بلندیوں سے برسایا اور جن کے ذریعہ مردہ زمینوں کو زندہ کردیا ہے''۔

وجود خدا کے معتقدین اس کے معترف ہیں کہ کرۂ زمین کے سورج کے گرد چکر لگانے اور محور زمین کے تھوڑے سے کج ہونے کی وجہ سے دن رات اور چاروں فصلیں وجود میں آتی ہیں۔انہیں اقرار ہے کہ قوت جاذبہ اور مرکز سے فرار کی طاقت کرۂ زمین اور تمام دوسرے کروں کو فضا میں لٹکائے ہوئے ہے۔ اگر یہ دوقوتیں نہ ہوتیں تو عالم تہس نہس ہوجاتا۔اس اعتراف کے ساتھ وہ قرآن کے اس ارشاد پر بھی ایمان رکھتے ہیں:

اَللّٰهُ الَّذِىْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا۔

(سورۂ رعد آیت ۲/)

''خدا وہ ہے جو ان تمام آسمانی کروں کو بغیر ایسے ستونوں کے بلند کئے ہوئے ہیں جنہیں تم دیکھ رہے ہو''

مذہب کے طرفداروں کا عقیدہ ہے کہ انسان اور حیوان میں واحد حیاتی کا نام سیل ہے۔ یہی مختلف عوامل واسباب کے ماتحت نشوونما پاتا اور کسی جاندار کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ درخت اور تمام طرح طرح کی گھانسیں اندرونی اور بیرونی اسباب کی بنا پر پھلتی، پھولتی اور مخصوص غذائی سامان

زمین سے حاصل کرتی ہیں۔ اس کے بعد بھی ایسا نہیں ہے کہ نباتات کی نشوونما میں وہ خدا کے وجود کے قائل نہ ہوں۔

خدا کے ماننے والے اس کے منکر نہیں ہیں کہ کسی درخت میں پھل کا آنا ''تلقیح'' پر موقوف ہے۔ خود ''تلقیح''، یعنی نر و مادہ کے زیروں کی آمیزش بھی کچھ نیچرل اسباب کی محتاج ہے جو اسی عالم مادہ میں موجود ہیں۔ وہ یہ بھی مانتے ہیں اور قرآن کی یہ آیت بھی بھرپور اعتقاد کے ساتھ جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں:

وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ۔

(سورۂ رعد آیت ۳)

''خدا نے اسی کرۂ زمین میں ہر ہر پھلدار درخت کے اندر نر اور مادہ قرار دیئے ہیں''۔

تیز و تند ہوائیں چلنا، زلزلوں کے شدید یا خفیف جھٹکوں کا آنا، پٹرول اور مختلف دھاتوں کے معدنوں کی پیداوار، دریاؤں اور سمندروں میں لہروں کا آنا، فضاؤں کا گرم اور ٹھنڈا ہو جانا، خلاصہ تمام نیچرل مظاہرات چھوٹے سے چھوٹے جراثیم سے لے کر بڑے سے بڑے نقطۂ عالم کہکشاں تک سب کے سب مادی اسباب کی کارفرمائی ہیں۔ یہ اسباب کہیں دور نہیں، اسی عالم وجود کے سینے میں موجود ہیں۔

یقیناً یہ کہنا خداپرستوں پر ایک بڑی تہمت ہے کہ وہ اس طرح کے حوادث اور واقعات کے لئے کسی نیچرل سبب کے قائل نہیں ہیں۔ یہ ایک نامناسب افترا پردازی ہے جس کا نشانہ ایک قدیم ترین نظریہ کو بنایا گیا ہے جس کے پیرو مشرق اور مغرب میں علوم طبیعیہ کے ماہر ہوئے ہیں۔

آپ قدیم یونان اور اسلامی فلاسفہ کے قلمی نتائج کی سیر کیجیے۔ انہوں نے اکثر فلسفۂ الٰہی کو علوم طبیعیہ کے ساتھ یکجا مدون کیا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب کا ایک حصہ طبیعی اسرار و رموز کے بیان سے مخصوص قرار دیا ہے۔ فارابی، بوعلی سینا، نصیرالدین طوسی اور دوسرے مسلمان فلاسفہ کی کتابیں اب بھی مدارس علمیہ میں پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کے نوشتہ جات کے دو حصے ہیں، ایک حصہ علوم طبیعیہ میں اور دوسرا حصہ مابعد الطبیعیہ امور سے متعلق۔ وہ اپنے شاگردوں کی دماغی طاقت بڑھانے کی خاطر پہلے علوم طبیعیہ اور علوم ریاضیہ تدریس کرتے، جب ان کی سطح ذہن بلند ہو جاتی تو مباحث الٰہیہ پڑھانا شروع کرتے تھے۔

خداپرست جماعت مذکورہ بالا چند چیزوں کے لئے یقینی طور سے نیچرل اسباب مانتی ہے۔ اس مسلمے کے باوجود انہی چیزوں کی علۃ العلل ذات واجب الوجود خدا کو قرار دیتی ہے، لیکن غلط فہمی نہ ہو اسے وہ دوسری علتوں کے مانند طبیعی نہیں بلکہ اس کے متعلق مادے اور نیچر کے حدود سے باہر اور ان سے مافوق ہونے کا اعتقاد رکھتی ہے۔ یہ فیصلہ اس نے علل و معلولات کے درمیان دائمی، ابدی، ہمہ گیر نظم وضبط کو دیکھ کر یا ان کے معدوم ہونے کے بعد موجود ہونے کی وجہ سے کیا ہے۔

خداپرستوں کے موجودہ عقیدہ سے یقین نہ سہی تو کم از کم اطمینان ضرور حاصل ہوتا ہے کہ قرون اولیٰ کا انسان بھی اسی بنیاد پر خدا کا قائل تھا۔ بے شک ہم تمام خداپرستوں کی طرف سے وکالت نہیں کر رہے ہیں۔ ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اہل مذہب کے درمیان بالکل ابتدائی دور انسانیت میں بھی ایسے اشخاص موجود تھے جن کی خداپرستی کی بنیاد جہالت نہیں علم اور یقین تھا۔

### حال ماضی کا پتہ بتا رہا ہے

خداپرستی اور مادہ پرستی کے درمیان اس وقت عظیم الشان علمی اور نظریاتی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ مادہ پرست کہتے ہیں کہ مختلف قسم کے موجودات کے ابتدائی ذرات کے تجربے کے بعد یہ پتہ چلتا ہے کہ موجودہ عالم ایک عظیم ہولناک دھماکے کا نتیجہ ہے۔ ہولناک دھماکے کے بعد یہ کائنات ان بے شمار ذروں کی صورت میں تھی جو غیر محدود فضاؤں میں متحرک اور سرگرداں تھے۔ وہ فعل وانفعال اور تاثیر و تاثر کے ناقابل تصور دور و دراز سفر کرتے رہے۔ کروڑوں برس گذرنے کے بعد انہی ناچیز ذرات نے ان موجودات عالم کی شکل اختیار کر لی جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ انہی میں سے ایک یہ ہمارا منظومۂ شمسی ہے۔

خدا پرست کہتے ہیں کہ تمام موجودات عالم کی اصل بے شمار ذرات ہیں، لیکن فعل وانفعال کی غیر منظم حرکتیں، غیر مرتب اتفاقی دھماکے بغیر کسی عظیم طاقت کی مداخلت کے ایک منظم اور مرتب دنیا وجود میں نہیں لا سکتے جس کے در و دیوار سے نظم وضبط جھلک رہا ہے، جس کا چپہ چپہ اعلان کر رہا ہے کہ اس کے ایجاد کرنے میں کسی غیر معمولی عقل وشعور کا ہاتھ ہے۔

یہ نظریہ کہ موجودہ عالم اور اس کا حیرت انگیز نظم وترتیب مسلسل دھماکوں کا نتیجہ ہے انتہائی نامعقول اور مضحکہ خیز ہے۔ یہ کہنا ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی کہے کہ فولاد کی کان خود بخود پھٹ جانے کی وجہ سے لاکھوں پیچ اور ڈھبلیاں بن گئیں۔ مختلف قد وقامت کے ہزاروں فولادی تختے وجود میں آ گئے۔ سیکڑوں چمنیاں دھواں اگلنے لگیں، طرح طرح کی شکل وصورت کے سیکڑوں اوزار تیار ہوگئے۔ آریاں، ریتیاں، بسولیاں اور ہتوڑیاں دکھائی دینے لگیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے صدہا پرزے خود ہی بنے اور خود ہی اتفاقات کے ہاتھوں سے فٹ ہوکر بیسوں مشینوں کی صورت میں تبدیل ہوگئے۔ پھر انہی سے بن بن کر مختلف وضع قطع کی چیزیں بازار میں ہمارے سامنے آنے لگیں۔

خدا پرست کہتے ہیں کہ حضور والا! کسی معدن کے پھٹ جانے سے ایسا ہوسکتا ہے کہ دھات کے مختلف سائز اور شکل وصورت کے ٹکڑے اِدھر اُدھر بکھر جائیں، ان میں نہ کوئی نظم نظر آئے گا اور نہ ان کے اکھٹا ہونے سے کوئی باقاعدہ چیز وجود میں آئے گی۔

مادہ پرست کہتے ہیں کہ کرۂ زمین اور دوسرے سیارات جو سورج کے گرد گھوم رہے ہیں ایک وقت میں سب کے سب ایک شکل وصورت کے اور ایک دوسرے سے چپکے ہوئے تھے۔ یہ مرکز جہنم کی طرح بھڑک رہا اور آگ اگل رہا تھا۔ اچانک دھماکہ ہوا اور اس سے مختلف قد وقامت کے ٹکڑے جدا ہوکر اِدھر اُدھر پراگندہ ہوگئے۔ امتداد زمانہ کے ہاتھوں نے ان کے شعلوں کو بجھا دیا۔ اور ان کی گیس کو ختم کر دیا۔ اب ہر ایک، ایک مستقل سیارہ بنا ہوا ہے۔ ان میں سے بعض کے گرد کئی کئی چاند طواف کر رہے ہیں۔

خدا پرست طبقہ کہتا ہے کہ مذکورۂ بالا خیال صحیح ہو یا غلط، لیکن ایک زبردست علم وحکمت کی مالک، صاحب اقتدار ذات کا وجود تسلیم کرنا ضروری ہے جس کے فہم وشعور، طاقت وقدرت، دانش وبصیرت کا مرتبہ سب سے بالاتر ہونا چاہیئے، اس کا تدبر ان سیاروں کو ایک دوسرے سے الگ رکھے، انہیں قوت جاذبہ اور قوت دافعہ کا وارث بنائے، ان قوتوں کو ایسا متوازن قرار دے کہ کوئی سیارہ نہ مرکز کی طرف جذب ہو سکے اور نہ اس سے بھاگ کر کسی دریا یا سمندر میں گر کر تباہ ہو۔ یہ کائنات کی دائمی، منظم اور مرتب چھل پہل گونگے، بہرے، اندھے اور ناسمجھ اتفاقی دھماکوں کے نتیجے میں خود بخود ہرگز وجود میں نہیں آسکتی۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ اس منظومۂ شمسی کا نظم وضبط تدریجی کروڑوں برس کے اتفاقات کا نتیجہ ہے، وہ کیوں امریکہ اور روس کے تمام صنعتی کارخانوں کو اتفاقات کی پیداوار نہیں قرار دیتے؟ وہ جرأت سے کام کر، دل کڑا کر کے کہہ دیں کہ ان ملکوں کے جن حصوں میں لوہے اور فولاد کے معدن تھے وہاں زبردست زلزلے آئے۔ انہوں نے ان معدوں کی دھاتوں کو ان کے مرکز سے نکال کر تتر بتر کر دیا۔ پیچ، ڈھبلیاں، سلاخیں، سریاں، لوہے کی پٹریاں، طرح طرح کے اوزار اور مشینیں ان کانوں کے کچے مادے سے خود بخود بن گئیں۔

مادیین کا کہنا ہے کہ جانوروں اور پودوں کی جو الگ الگ قسمیں نظر آتی ہیں، یہ شروع شروع میں نہ تھیں۔ تمام جانداروں کی اصل ایک جاندار اور تمام نباتات کی مورث اعلیٰ ایک دوگھانسیں ہیں۔ مسلسل تغیر وتبدل کی کارستانیوں نے ہزاروں قسم کے جاندار اور پودے پیدا کر دیئے ہیں۔ ایسا لاکھوں کروڑوں برس گزرنے کے بعد آہستہ آہستہ ہوا ہے۔

خدا کے ماننے والوں کا کہنا ہے کہ آپ نے جو کچھ موجودات عالم کے تکامل اور ارتقاء کے متعلق بیان کیا ہے، وہ بعض سائنس دانوں کا ایک علمی مفروضہ ہے، لیکن انہیں خود اقرار

ہے کہ اس میں مبہم اور گنجلک باتیں بہت سی ہیں۔

اگر واقعاً بھروسہ کے قابل دلیلوں سے یہ مفروضہ ثابت ہوجائے تو اس سے وجود خدا کے اوپر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ اس سے نہ مادیت کے مسلک کی تائید ہوتی ہے اور نہ استقلال انواع کے نظریئے سے خدا پرستی کے عقیدے کا ٹھیک ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ اس مفروضے کے موسس خدا پرست اشخاص تھے۔ ہاں مادہ پرست بزرگوں کو اس نکتہ پر ضرور غور کرنا چاہیے کہ اس ارتقاء اور تکامل کا ایک صاحب عقل وشعور ہستی کے زیر نگرانی انجام پانا ضروری ہے، کیونکہ یہ تبدیلیاں جو ہزاروں برس تک ہوتی رہیں، ایک دائمی اور مسلسل نظم وضبط کو بتاتی ہیں۔ جس کا وجود اس نوع میں کہ اصل تھی اور اس نوع میں کہ جو فرع قرار پائی محفوظ رہا۔ اگر کہیں بھی کوئی بدنظمی پیدا ہوجاتی تو نتیجہ تعمیری اور ارتقاء کا آئینہ دار نہ ہوتا۔ کوئی مدبر ومنتظم طاقت ماننا پڑے گی، جس نے ان تمام موجودات کے درمیان علت ومعلول کا رشتہ قرار دیا ہے۔ ایک نوع کا دوسری سے مربوط کرنا ایسا تعمیری اور نتیجہ خیز تھا جس میں کم لیاقت موجود کو کامل اور کامل تر کی شکل میں تبدیل کردیا ہے۔

اس صورت میں موجودات کے ارتقاء وتکامل کا نظریہ صرف یہی نہیں کہ وجود خدا کے منافی نہیں ہے بلکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ امور عالم کی رفتار ایک منضبط اور مقررہ قانون کے ماتحت ہے۔

مادہ پرستوں اور خدا پرستوں کی یہ جنگ نئی نہیں، پرانی اور بہت پرانی ہے۔ اسی نقطۂ اختلاف نے ایک کو خدا پرست اور دوسرے کو مادہ پرست بنادیا ہے۔ موجودہ کشمکش سے کم از کم گمان ضرور ہوتا ہے کہ پہلے بھی اسی نقطہ پر خدا پرست اور مادہ پرست طبقے کے درمیان کشمکش تھی۔ خدا کے ماننے والے کہتے رہے ہیں کہ نظم وترتیب اور بامقصدیت بتاتی ہے کہ اس میں کسی صاحب عقل وشعور ذات کا دخل ہے۔ مادیین کہتے ہیں کہ تدریجی طور پر نظم وضبط بھی خود بخود وجود میں آسکتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ دنیا کی جو تخمینی عمر یہی مادیین بتاتے ہیں وہ نسبتاً مختصر ہے اور تدریجی طور سے نظم پیدا ہونے کے لئے اس سے بہت زیادہ وقت درکار ہے۔

ظاہر ہے کہ علم انسانی لاکھ ترقی کرے پھر بھی محدود ہے۔ آج بھی نہ جانے کتنی چیزیں ایسی ہیں جن کی علت کا انکشاف نہیں ہوا ہے، لیکن روئے زمین پر کوئی ایک خدا پرست بھی ایسا نہیں ہے جو ان کا سبب براہ راست ذات خدا کو قرار دے۔ اسے تو مذہب نے یہ مجموعی اور ہمہ گیر اصول بتایا ہے: ابی اللہ ان یجری الأمور إلا بأسبابها۔

''خدا کو اس سے انکار ہے کہ وہ کوئی چیز بغیر اس کے مخصوص سبب کے وجود میں لائے۔''

بے شک خدا پرست طبقہ اسباب کو انہیں طبیعی اسباب میں محدود نہیں سمجھتا۔ اس کے نزدیک واقعیت اور حقیقت نیچر کی چار دیواری میں محدود نہیں ہے۔ کسی چیز کے وجود کا کوئی غیر طبیعی سبب بھی ہوسکتا ہے۔ اسباب طبیعیہ کے انکشاف کا دور ہو اور چاہے ان سے ناواقفیت کا دور ہو۔ خدا پرستوں نے کبھی کسی چیز کو براہ راست خدا کا اثر نہیں قرار دیا ہے۔ بے شک وہ دوا سے علۃ العلل اور مسبب الاسباب ضرور جانتے اور مانتے ہیں۔ ❁❁❁